قرآن مجید میں ناسخ ومنسوخ

(ابن جوزیؒ کے افکار کا خصوصی مطالعہ)

*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

Abrogation in Quran is an important and multidimensional concept of Quranic Sciences. It maintains a significant position in Qur'anic learning. To acquire acquaintance of this science is a must in studying and interpreting Quran. There is a difference of opinion among the earlier scholars and the later scholars regarding the meaning and application of the word 'NASKH' (???). Later Scholars used this word in very limited meaning rather than the earlier scholars. The order of abrogated verse, according to later scholars, is totally abolished. So the number of abrogated verses is very limited to them. One of the later scholars Ibn Jawzi has contributed a lot in this subject. He critically discussed the principles of naskh as well as large number of such verses which were claimed to be abrogated. During his discussion he pointed out only 25 verses are being abrogated.

ناسخ ومنسوخ علوم القرآن کی اہم بحث ہے اور کسی مفسر کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ناسخ ومنسوخ کو جانے بغیر قرآن مجید کی تفسیر کرے۔نسخ کے مفہوم میں متقدمین اور متاخرین کا اختلاف ہے۔متقدمین نسخ کو وسیع معنی میں استعمال کرتے اور نسخ کا اطلاق عام کی تخصیص اور مطلق کی تقیید وغیرہ پر کرتے تھے۔اس لیے اس طبقہ کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد بہت زیادہ ہے جبکہ متاخرین کے نزدیک نسخ کے مفہوم میں مذکورہ اصطلاحات شامل نہیں ہیں اور نسخ سے مراد ایک حکم شرعی کا بعد میں آنے والے دوسرے حکم شرعی سے ختم ہونا ہے۔

نسخ کی تعریف:

لغت میں نسخ کا لفظ نقل، ابطال اور تبدیلی وازالہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔صاحب لسان العرب نے نسخ کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"نسخ الشي ينسخه نسخا و انتسخه و استنسخه اكتتبة عن معارضه النسخ اكتتابك كتابا عن كتاب حرفا حرفا والاصل نسخة و المكتوب نسخة لانه قام مقامه و الكاتب ناسخ و منتسخ."[1]

* اسسٹنٹ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی، لاہور

یہاں نسخ بمعنی نقل و کتابت استعمال ہوا ہے۔جس طرح کہ بیان کیا گیا ہے کہ نسخ ایک کتاب سے دوسری کتاب حرف بحرف لکھنا ہے اور اصل کتاب کو نسخہ کہتے ہیں اور جو اس سے نقل کی گئی ہے وہ بھی نسخہ ہے اس لیے کہ وہ اس کے قائم مقام ہے۔نقل و کتابت کے علاوہ یہ لفظ ابطال کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ صاحب لسان العرب نے لکھا ہے:

"والنسخ، ابطال الشئ و اقامة آخر مقامه." ۲؎

نسخ کے ایک معنی تبدیلی اور ازالہ کے ہیں لسان العرب میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"النسخ تبديل الشئ من الشئ وهو غيره و نسخ الاية بالاية، ازالة مثل حكمها." ۳؎

یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے تبدیل کر دینا جو پہلی چیز کے علاوہ ہو۔آیت سے آیت کے نسخ سے مراد اس کے حکم کا ازالہ کرنا ہے۔دیگر اہل لغت نے بھی نسخ کو تقریباً انہی معانی میں استعمال کیا ہے۔لیکن یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ اصولیین نے نسخ کو کس معنی میں استعمال کیا ہے۔امام سرخسی نے اس کے تمام معانی کو مجازی بتایا ہے ۴؎ اور کئی اصولیین نے نسخ کے مختلف معانی میں سے ایک کو حقیقی اور دوسرے کو مجازی معنی قرار دیا ہے۔امام غزالی نے نسخ کو ازالہ اور نقل دونوں معانی میں حقیقی قرار دیا ہے لیکن ان دونوں میں سے رفع وازالہ کو ترجیح دی ہے لکھتے ہیں:

"فاعلم ان النسخ عبارة عن الرفع و الازالة فى وضع اللسان، يقال، نسخت الشمس الظل و نسخت الريح الاثار، اذا ازالتها، وقد يطلق لارادة نسخ الكتاب، فهو مشترك. و مقصودنا النسخ الذى هو بمعنى الرفع والازالة." ۵؎

زبان دانی کے لحاظ سے نسخ رفع وازالہ سے عبارت ہے جیسے کہا جاتا ہے سورج نے سایہ مٹا دیا اور ہوا نے آثار ونشانات مٹا دیے اور اس کا اطلاق نسخ کتاب پر بھی ہوتا ہے پس یہ مشترک ہے اور نسخ سے ہماری مراد رفع وازالہ ہے۔

امام بزدوی نے بھی نسخ کے حقیقی معنی تبدیلی وازالہ کے بیان کیے ہیں۔لکھتے ہیں:

"اما النسخ فانه فى اللغة عبارة عن التبديل قال الله تعالى: ﴿و اذا بدلنا آية مكان آية والله اعلم بما ينزل﴾ ۶؎ فسمى النسخ تبديلا و معنى التبديل ان

يزول شئ فيخلفه غيره يقال نسخت الشمس الظل لانّها تخلفه شيئا فشيئا هذا اصل هذه الكلمة و حقيقتها." ۷

لغت میں نسخ تبدیلی سے عبارت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے تبدیل کرتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے'' لہٰذا نسخ تبدیلی کا نام ہے اور تبدیلی کے معنی یہ ہیں کہ ایک چیز جو زائل ہو جائے اس کی جگہ دوسری چیز آجائے جس طرح کہا جاتا ہے سورج نے سایے کو مٹا دیا کیونکہ اس ایک چیز کی جگہ دوسری چیز نے لے لی۔ یہی اس کلمہ کی اصل اور اس کی حقیقت ہے۔

ڈاکٹر مصطفی زید جنہوں نے نسخ فی القرآن پر مفصل بحث کی ہے انہوں نے اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"لقد وضعت مادة النسخ لتدل على معنى الازالة فالازالة اذن هي المعنى الحقيقي لها." ۸

یعنی نسخ ازالہ کے معنی پر دلالت کرتا ہے اور یہی نسخ کے حقیقی معنی ہیں۔

نسخ فی القرآن کے بارے میں متقدمین ومتاخرین کا نقطہ نظر

متقدمین کے نزدیک نسخ کا مفہوم

متقدمین نے نسخ کو وسیع معانی میں استعمال کیا اور تبیین المجمل، تقیید المطلق اور تخصیص العام وغیرہ پر بھی نسخ کا اطلاق کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد بہت زیادہ ہے کیونکہ اس وقت یہ فقہی اصطلاحات موجود نہیں تھیں۔ متقدمین نے ان تمام اصطلاحات پر نسخ کا اطلاق کرتے تھے اور قرآن مجید کی آیت ﴿وما ننسخ من اية او ننسها نأت بخير أو مثلها﴾۹ کی روشنی میں نسخ کو وسیع معانی میں استعمال کرتے تھے۔ امام شاطبی نے اس مفہوم کو وضاحت اس طرح کی ہے:

متقدمین کے کلام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک نسخ کا اطلاق اصولیین کے ہاں اس لفظ کے استعمال سے زیادہ عام تھا۔ وہ تقیید المطلق پر نسخ کا اطلاق کرتے اور تخصیص العام کے لیے متصل یا منفصل کی دلیل سے نسخ کا لفظ استعمال کرتے اور مبہم اور مجمل کے بیان پر بھی نسخ کا ہی اطلاق کرتے، جس طرح وہ کسی شرعی حکم کے بعد والی شرعی دلیل سے اٹھ جانے کو نسخ کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک ہی معنی میں مشترک

ہیں اور وہ یہ ہے کہ بعد والی اصطلاح کے مطابق نسخ کا اقتضا یہ ہے کہ تکلیف میں اب پہلا کام مراد نہیں ہے اور اب مراد وہ ہے جو بعد میں آیا ہے۔پس اب پہلے پر عمل باقی نہیں رہا اور دوسرے پر عمل کیا جائے گا۔اور یہ معنی تقیید المطلق میں ہی جاری ہیں کیونکہ مطلق کے ساتھ اس کا مقید موجود ہو تو اس کا ظاہر متروک ہو جاتا ہے اور اس کے اطلاق کو عمل میں نہیں لایا جاتا بلکہ عمل مقید پر ہوتا ہے تو مطلق اپنے مقید کی موجودگی میں کوئی فائدہ نہیں دیتا گویا کہ وہ ناسخ ومنسوخ کی مثل ہو گیا اسی طرح عام مع الخاص بھی۔کیونکہ عام کے ظاہر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا حکم ان تمام اشیاء پر مشتمل ہو جو اس لفظ میں شامل ہیں تو جب خاص آیا تو اس نے اعتبار کے لحاظ سے عام کے ظاہری حکم کو خارج کر دیا۔پس وہ ناسخ ومنسوخ کی طرح ہو گیا سوائے اس کے کہ لفظ عام کے مدلول کو مکمل طور پر نظر انداز نہیں کیا جاتا اور عمل میں صرف وہی کچھ لایا جاتا ہے جس پر خاص دلالت کر رہا ہو اور باقی سب پہلے حکم پر رہتے ہیں اور مبہم کے ساتھ مبین کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے جیسے مطلق کے ساتھ تقیید کا۔پس جب ایسی صورتحال ہو تو ان تمام معانی میں لفظ نسخ کا اطلاق آسان ہو جاتا ہے کیونکہ یہ سب ایک ہی چیز کی طرف لوٹتے ہیں۔[10]

متاخرین کے نزدیک نسخ کا مفہوم:

متقدمین کی طرح متاخرین نے نسخ کو اتنے وسیع معانی میں استعمال نہیں کیا اس لیے ان کے ہاں منسوخ آیات کی تعداد کم ہے۔کیونکہ انہوں نے نسخ کے مفہوم میں مجمل ومبہم کی تبیین، عام کی تخصیص اور مطلق کی تقیید وغیرہ کو شامل نہیں کیا بلکہ یہ سب علیحدہ سے مستقل اصطلاحات کی صورت میں ان کے ہاں استعمال ہوتے تھے۔متاخرین کے نزدیک منسوخ کا حکم اس وقت بالکلیہ ختم ہو جاتا ہے جس سے اس کا کوئی ناسخ حکم آ جاتا ہے۔اس لیے متاخرین کے ہاں نسخ کی اصطلاحی اور شرعی تعریف یہ تھی:

"رفع الحکم الشرعی بدلیل شرعی متاخر."[11]

علامہ نسفی نے نسخ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے جو دیگر تعریفات کی نسبت زیادہ جامع ہے لکھتے ہیں:

"وفی الاصطلاح قیل ھو رفع حکم بدلیل شرعی متاخر وقیل بیان منتھی ما اراد اللّٰہ تعالٰی بالحکم الاول من الوقت، والاصح انہ بیان انتھاء الحکم الشرعی المطلق الذی فی تقدیر اوھامنا استمرارہ بطریق التراخی."[12]

مختصراً یہ کہ نسخ میں پہلے حکم پر کسی دوسرے حکم کے آنے کی وجہ سے عمل باقی نہیں رہتا پہلے حکم کے بارے

میں اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشاء یہی تھی کہ اس پر ایک خاص مدت تک ہی عمل کیا جائے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں مکلفین کے لیے بھی سہولت کا پہلو ہوتا ہے۔

نسخ فی القرآن کے بارے میں ابن جوزی ۱۳ کی آراء

قرآن مجید میں جن آیات کے بارے میں ناسخ یا منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ابن جوزی ان آیات کو زیر بحث لائے اور ان دعووں کا رد کیا جن میں کسی آیت کو بے جا ناسخ یا منسوخ شمار کیا گیا۔ قرآن مجید کی ایسی آیات سے بحث کرنے کے علاوہ آپ نے نسخ کے ضروری اصول وضوابط کو بھی مختلف عنوانات کے تحت بیان کیا ہے۔ یہاں ان کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

جواز نسخ

آپ نے جمہور کا قول نقل کیا ہے کہ نسخ عقلی اور شرعی طور پر جائز ہے۔

اتفق جمهور علماء الامم على جواز النسخ عقلا و شرعا. ۱۴

اس کے بعد آپ نے یہود کے تین گروہوں کا تذکرہ کیا ہے جو نسخ کو جائز نہیں سمجھتے۔ پہلی قسم کے یہود وہ ہیں جو نسخ کو عقلاً اور شرعاً دونوں طرح سے جائز نہیں سمجھتے اور یہ گمان کرتے ہیں کہ نسخ محض بداء ہے۔ دوسری قسم کے یہود عقلی طور پر تو نسخ کو جائز گردانتے ہیں لیکن اس کے شرعی جواز کے قائل نہیں اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت ان کے بعد منسوخ نہیں ہو سکتی۔ اس گروہ میں سے بعض نسخ کو صرف ایک موقع پر جائز خیال کرتے ہیں جب بعد میں آنے والا حکم پہلے سے زیادہ سخت ہو اور سزا کے طور پر ہو۔ جبکہ آخری قسم ان یہود کی ہے جو نسخ کی مشروعیت کے تو قائل ہیں لیکن عقلی طور پر اس کو جائز نہیں سمجھتے۔ ۱۵

ابن جوزیؒ نے یہود کے ان باطل دعووں کا رد کیا اور نسخ کا عقلی اور شرعی جواز پیش کیا۔

جواز نسخ کی عقلی دلیل میں لکھتے ہیں کہ حکم کی فرضیت کا انحصار دو باتوں پر ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کی فرضیت مشیت الٰہی پر موقوف ہوتی ہے اور دوسری مصلحت انسانی پر۔ پہلی صورت میں تو اللہ کے لیے یہ ناممکن نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو ایک خاص مدت کے لیے کسی حکم کا مکلف بنائیں پھر اس حکم کو ختم کر کے اس کی جگہ کوئی دوسرا حکم جاری فرمادیں۔ دوسری صورت کا جواز اس لیے ہے کہ بعض اوقات لوگوں کی مصلحت اسی میں ہوتی ہے کہ ایک زمانے تک حکم پر عمل کیا جائے۔ جس طرح عقلی طور پر جائز ہے کہ مخصوص مدت کے لیے کوئی حکم جاری ہو جیسے ایک دن کا روزہ۔ یہ حکم مدت کے ختم ہوتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بات بھی ثابت شدہ

ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی فقر سے غنی اور صحت سے بیماری کی طرف لے آتے ہیں پھر گرمی، سردی اور لیل و نہار کی خاص ترتیب ہے اور وہی ذات ہے جو مصلحتوں اور حکمتوں کو سب سے زیادہ جاننے والی ہے۔۱۶؎

ابن جوزی نے نسخ کے شرعی جواز میں یہ دلیل دی ہے کہ کئی چیزیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھیں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منسوخ ہو گئیں۔

والدليل على جواز النسخ شرعًا' انه قد ثبت ان من دين آدم عليه السلام و طائفة من اولاده' جواز نكاح الاخوات و ذوات المحارم و العمل في يوم السبت' ثم نسخ ذلك في شريعة موسى و كذلك الشحوم كانت مباحة ثم حرمت في دين موسى' فان ادعوا ان هذا ليس بنسخ فقد خالفوا في اللفظ دون المعنى. ۱۷؎

یہود کے دیگر اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ نسخ کا جواز صرف سزا کے طور پر اور سختی اور مشقت میں ڈالنے کے لیے نہیں بلکہ اگر نسخ کا جواز ثابت ہے تو جس طرح سختی کے لیے ہو سکتا اس طرح نرمی و سہولت کے لیے بھی نسخ کا جواز ممکن ہے یہ دعویٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ نہیں ہو سکتی یا ان کے بعد کوئی نبی نہیں تو یہ محال ہے اور یہود کی اپنی اختراع ہے۔۱۸؎

نسخ کی بحث میں ایک اہم نکتہ نسخ اور بداء میں فرق کو جاننا ہے کیونکہ بعض لوگوں نے نسخ کو بداء جان کر قرآن میں نسخ کو عیب سمجھا اور اس کا انکار کیا۔ ابن جوزی نے نسخ اور بداء میں فرق کو واضح کیا ہے۔

پہلا فرق: نسخ مکلف کو دیئے جانے والے ایسے حکم کو تبدیل کرنا ہے جس کا حکم دیتے وقت حکم دینے والے کے علم میں ہوتا ہے کہ مکلف کے لیے اس حکم کے وجوب کی مدت انتہا کیا ہے۔ پھر وہ اس حکم کو منسوخ کر کے اٹھا لیتا ہے۔ جبکہ بداء یہ ہے کہ حکم دینے والا اپنے اس حکم کو تبدیل کرتا ہے جو اس نے ہمیشہ کے لیے جاری کیا تھا اور یہ تبدیلی کسی نئے معاملہ کے پیش آنے کی وجہ سے ہو نہ کہ سابقہ علم کی بنیاد پر۔

دوسرا فرق: نسخ پہلے حکم کی صحت و وجوب میں فساد کے سبب نہیں ہوتا۔ جبکہ بداء پہلے حکم کی صحت و وجوب میں فساد کے سبب ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کسی کام کے کرنے کا حکم دے جس سے اس کا کوئی مقصد مطلوب ہو پھر یہ ظاہر ہو کہ اس حکم سے تو یہ مقصود حاصل نہیں ہو سکتا پھر پہلے حکم سے بھی رجوع کرنا ضروری ہو جائے۔ یہ دونوں امور قصور علم پر دلالت کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔۱۹؎

یعنی نسخ پہلے حکم کو ختم کر کے دوسرے حکم کو جاری کرنا ہے یا خاص مدت تک کسی حکم کو نافذ کرنا ہے۔ اور یہ

سب اللہ کے ارادے اور اختیار میں ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا کہ نعوذباللہ کوئی حکم دینے کے بعد اللہ تعالیٰ پر اس کی غلطی واضح ہوئی تو پہلے حکم کی جگہ نیا حکم جاری کر دیا جائے۔

قرآن مجید میں نسخ کا وقوع:

ابن جوزی نے قرآن میں نسخ کے وقوع پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے اور منکرین نسخ کے بارے کہا ہے کہ انہوں نے کتاب اللہ کی نص کی مخالفت کی ہے۔ لکھتے ہیں:

انعقد اجماع العلماء علی هذا الا انه قد شذ من لا یلتفت الیه فحکی ابو جعفر النحاس ان قومًا قالوا: لیس فی القرآن ناسخ ولا منسوخ و هؤلاء قوم لا یقرون، لانهم خالفوا نص الکتاب، و اجماع الامة قال اللّٰه عزوجل: ((ما ننسخ من ایة اوننسها)) ۲۰۔ ۲۱

آپ نے قرآن میں وقوع نسخ کے حوالے سے کئی روایات نقل کیں جن میں سورہ رعد کی آیت ﴿یمحو الله مایشاء و یثبت﴾ ۲۲ سے خصوصی طور پر استدلال کیا گیا کہ اس سے قرآن میں ناسخ و منسوخ مراد ہے۔ مختصر سند کے ساتھ چند روایات درج ذیل ہیں۔ ۲۳

۱. عن الضحاك عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله تعالی ﴿یمحو الله ما یشاء و یثبت﴾ قال فی الناسخ و المنسوخ.

۲. عن علی بن ابی طلحه عن ابن عباس رضی الله عنهما ﴿یمحو الله ما یشاء و یثبت﴾ و یقول: یبدل الله ما یشاء من القرآن، فینسخه و یثبت فلا یبدله، وما یبدل وما یثبت وکل ذلك فی کتاب.

۳. عن قتادة عن عکرمة فی قوله: ﴿یمحو الله ما یشاء و یثبت﴾ قال ینسخ الایة بالایة فترفع، وعنده ام الکتاب، اصل الکتاب.

ابن جوزی نے زادالمسیر میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں مختلف مفسرین کے آٹھ اقوال نقل کیے ہیں جن میں سے دوسرا قول نسخ فی القرآن سے متعلق ہے۔

و الثانی: انه الناسخ و المنسوخ، فیمحو المنسوخ، و یثبت الناسخ، روی هذا المعنی علی بن ابی طلحه عن ابن عباس، وبه قال سعید بن جبیر، وقتادة، و القرظی، و ابن زید، وقال ابن قتیبه ﴿یمحو الله ما یشاء﴾ ای: ینسخ من القرآن

ما یشاء ﴿ویثبت﴾ أی یدعه ثابتا لا ینسخه، وهو المحکم. ۲۴

نسخ کی حقیقت:

نسخ کے لغوی معنی میں آپ نے لکھا ہے:

النسخ فی اللغة علی معنین، احدهما الرفع و الازالة...... و الثانی:تصویر مثل المکتوب فی محل آخر، یقولون:نسخت الکتاب...... و اذا اطلق النسخ فی الشریعة ارید به معنی الاول، لانه رفع الحکم الذی ثبت تکلیفه للعباد، امام باسقاطه الی غیر بدل، او الی بدل. ۲۵

نسخ کا لغوی مفہوم بیان کرنے کے بعد آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ نسخ کی شرعی تعریف میں رفع اور ازالہ کے معنی کو لیا جائے گا کیونکہ شرعی لحاظ سے نسخ سے مراد کسی حکم کو جس پر عمل کرنا لوگوں کے لیے ضروری ہو، کو بغیر کسی بدل کے ختم کرنا یا پھر اس کے بدلے کوئی دوسرا حکم جاری کرنا ہے۔ نسخ کی حقیقت کے بیان میں خطاب کی دو قسموں امر و نہی کی وضاحت کرتے ہوئے نسخ کی ممکنہ اور غیر ممکنہ صورتوں کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

نسخ کی شرائط:

ابن جوزی نے نسخ کی پانچ شرائط بیان کی ہیں۔ ۲۶

۱۔ ناسخ اور منسوخ حکم باہم متناقض ہوں یعنی دونوں پر ایک ساتھ عمل ممکن نہ ہو۔

۲۔ منسوخ حکم، ناسخ حکم کے ثبوت سے قبل ثابت ہو۔

۳۔ منسوخ حکم شرعی ہو۔

۴۔ منسوخ کی طرح ناسخ بھی حکم شرعی ہو۔

۵۔ ناسخ اور منسوخ ثبوت میں مساوی ہوں یا ناسخ زیادہ قوی ہو۔

ابن جوزی نے کچھ ایسی شرائط جن میں اختلاف ہے کو بھی واضح کیا ہے۔ آپ نے قرآن سے قرآن اور سنت سے سنت کے نسخ کے جواز پر تو علماء کا اتفاق نقل کیا ہے۔ لیکن جہاں تک تعلق ہے سنت سے قرآن کے نسخ کا اس ضمن میں کئی اختلافی اقوال نقل کئے ہیں۔

ابن جوزی کے نزدیک سنت قرآن کو منسوخ نہیں کر سکتی کیونکہ سنت قرآن کی مثل نہیں ہے۔ سنت

قرآن کے لیے بیان کا درجہ رکھتی ہے لہٰذا اس کی ناسخ نہیں ہو سکتی۔[۲۷]

اس ضمن میں آپ نے امام احمد بن حنبلؒ کا قول نقل کیا ہے:

وقد روی ابوداؤد السجستانی قال: سمعت احمد بن حنبل رضی الله عنه یقول: السنة تفسر القرآن' ولا ینسخ القرآن الا القرآن.[۲۸]

چونکہ آپ کا فقہی مسلک حنبلی تھا اس لیے اختلافی مسائل میں امام احمد کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔

قرآن میں منسوخ کی اقسام:

ابن جوزی نے قرآن مجید میں منسوخ آیات کی تین اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ جس کا رسم اور حکم دونوں منسوخ ہو گئے۔

۲۔ جس کا رسم منسوخ ہو گیا لیکن حکم باقی ہے۔

۳۔ جس کا حکم منسوخ ہو گیا لیکن رسم باقی ہے۔

آپ ان تینوں اقسام کے قائل تھے اور ان کی تفصیل میں آپ نے کئی روایات سے استدلال کیا۔

پہلی قسم میں سورہ احزاب کی مثال دی ہے جس کے بارے روایت میں آتا ہے کہ یہ سورت سورہ بقرہ کے مثل یا اس سے بھی زیادہ طویل تھی۔ دوسری قسم میں رجم والی روایت کی تفصیل نقل کی۔ تیسری اور آخری قسم پر مستقل دو کتب تالیف کرنے کے علاوہ اپنی تفسیر زاد المسیر میں مختلف مقامات پر ناسخ ومنسوخ کی وضاحت کی۔

ابن جوزی نے صرف ان آیات کی تفصیل نقل نہیں کی جو آپ کے نزدیک ناسخ اور منسوخ ہیں بلکہ آپ نے اس ضمن میں بہت سی ایسی آیات نقل کی ہیں جن کے بارے یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ ناسخ یا منسوخ ہیں۔ حالانکہ ان آیات میں نسخ کا احتمال تک نہیں تھا۔ آپ نے ان دعووں کا رد کیا اور جہاں کہیں تخصیص' تقیید یا مجمل کی تبیین وغیرہ پر نسخ کا اطلاق کیا گیا وہاں ان کی وضاحت کی۔ جیسے:

قرآن مجید کی آیت ﴿وقل رب ارحمهما﴾[۲۹] کے بارے میں ابن جوزی نے کئی اقوال نقل کیے جن میں اس آیت کو ﴿ما كان للنبي والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين﴾[۳۰] سے منسوخ بتایا گیا۔ آپ نے ان اقوال کا رد کیا اور لکھا:

قلت: و هذا ليس بنسخ عند الفقها انما هو عام دخله التخصيص.[۳۱]

ایک اور جگہ آپ نے آیت قرآنی ﴿ان الذين يا كلون اموال اليتامى ظلمًا......﴾[۳۲] کے بارے منسوخ کا دعویٰ کرنے والوں پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

قد توهم قوم لم يرزقوا فهم التفسير و فقهه ان هذه الاية منسوخة بقوله تعالٰى ﴿وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ﴾ ۳۳؎ و اثبتوا ذلك فى كتب الناسخ و المنسوخ. ۳۴؎

ابن جوزی کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد:

ابن جوزی کے نزدیک قرآن مجید میں ۲۲ مقامات پر نسخ واقع ہوا ہے۔

۱۔ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ﴾ ۳۵؎ یہ آیت اپنے سے اگلی آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ۳۶؎ سے منسوخ ہے۔ ۳۷؎

۲۔ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ﴾ ۳۸؎ آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۳۹؎

۳۔ ﴿ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ج وَصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ﴾ ۴۰؎ مذکورہ آیت سورہ بقرہ کی دوسری آیت ﴿يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ﴾ ۴۱؎ سے منسوخ ہے۔ ۴۲؎

۴۔ سورۂ نساء کی آیات ﴿وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ﴾ ۴۳؎ اور ﴿ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا﴾ ۴۴؎ کے بارے ابن جوزی نے لکھا ہے:

"ولا يختلف العلماء في نسخ هذين الحكمين عن الزانين." ۴۵؎

آپ نے آگے وضاحت کی ہے ایک جماعت کے نزدیک یہ آیت زنا سے منسوخ ہے اور دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ یہ رجم کی سزا والی حدیث سے منسوخ ہے۔

۵۔ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ......﴾ ۴۶؎ ۴۷؎

۶۔ قرآن مجید کی آیت ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ﴾ ۴۸؎ آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۴۹؎

۷۔ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ ۵۰؎ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۵۱؎

۸۔ ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ ۵۲؎ یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔ ۵۳؎

۹۔ ﴿سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَ یَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ﴾ [۵۴] یہ درج ذیل آیت ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ [۵۵] سے منسوخ ہے۔[۵۶]

۱۰۔ سورۂ مائدہ کی آیت ﴿وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ﴾ [۵۷] کا مذکورہ حصہ آیت ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ [۵۸] سے منسوخ ہے۔[۵۹]

۱۱۔ آیت قرآنی ﴿وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ [۶۰] آیت سیف سے منسوخ ہے۔[۶۱]

۱۲۔ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا﴾ [۶۲] یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔[۶۳]

۱۳۔ ﴿وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ [۶۴] اس آیت ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ [۶۵] سے منسوخ ہے۔[۶۶]

۱۴۔ آیت قرآنی ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ﴾ [۶۷] اس آیت ﴿وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ [۶۸] سے منسوخ ہے۔[۶۹]

۱۵۔ ﴿وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ [۷۰] منسوخ ہے اور اس کی ناسخ ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ﴾ [۷۱] سے منسوخ ہے۔[۷۲]

۱۶۔ ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً﴾ [۷۳] اس آیت ﴿وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ﴾ [۷۴] سے منسوخ ہے۔[۷۵]

۱۷۔ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ﴾ [۷۶] یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔[۷۷]

۱۸۔ ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ﴾ [۷۸] یہ آیت بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔[۷۹]

۱۹۔ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ﴾ [۸۰] بھی آیت سیف سے منسوخ ہے۔[۸۱]

۲۰۔ ﴿إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ ۸۲ اپنے سے اگلی آیت ﴿ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا﴾ ۸۳ سے منسوخ ہے۔۸۴

۲۱۔ ابن جوزی نے سورۃ ممتحنۃ کی آیات ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ....﴾ ۸۵ کو بھی آیت سیف سے منسوخ مانا ہے۔۸۶

۲۲۔ ﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ○ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا﴾ ۸۷ یہ آیات منسوخ ہیں۔لیکن اس کی ناسخ آیت میں اختلاف ہے۔مفسرین کی جماعت کا قول ہے کہ یہ ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ﴾ ۸۸ سے منسوخ ہے۔۸۹

قرآن مجید کے ۲۲ مقامات پر آپ کے نزدیک ۲۵ آیات منسوخ ہیں۔ان میں سے کئی ایسی منسوخ آیات ہیں جن کے بارے آپ نے صراحت کی اور بعض ایسی ہیں جن کے منسوخ ہونے کے بارے آپ نے اقوال و دلائل نقل کیے ہیں لیکن اپنی رائے نہیں دی اور نہ ہی مخالفت میں کوئی قول یا دلیل پیش کی جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ آیات آپ کے نزدیک منسوخ ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ ابن منظور، لسان العرب، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۵ء، ۱۴/۱۲۱
۲۔ ایضاً　۳۔ ایضاً
۴۔ سرخسی، اصول السرخسی، بیروت، دار المعرفۃ ۲/۵۵
۵۔ غزالی، المستصفی فی علم الاصول، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۳ء، ص ۸۶
۶۔ النحل ۱۶:۱۰۱
۷۔ بزدوی، کنز الوصول الی معرفۃ الاصول، کراچی، میر محمد کتب خانہ، س ن، ص ۲۱۸
۸۔ مصطفیٰ زید، النسخ فی القرآن کریم، دار الیسر قاہرہ، ۲۰۰۶ء، ۱/۶۸
۹۔ البقرۃ ۲:۱۰۶
۱۰۔ شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۳ھ، ۳/۵۲۰، ۵۲۱
۱۱۔ ایضاً ۳/۵۲۰
۱۲۔ نسفی، کشف الاسرار شرح المصنف علی المنار، مکۃ المکرمۃ　مکتبہ دار الباز، ۱۹۸۶ء، ۲/۱۳۹

۱۳۔ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن علی کنیت ابو الفرج اور لقب جمال الدین ہے۔چھٹی صدی ھجری کے معروف مفسر، محدث اور مورخ تھے۔۵۱۰ ھجری میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ ھجری میں وفات پائی۔

تفصیل کے لیے دیکھیے: (ابن اثیر، الکامل ۱۰/۱۸۱؛ ابن خلکان، وفیات الاعیان، ۳/۱۴۰؛ ابن رجب، الذیل علی طبقا الحنابلہ ۳/۳۳۶؛ ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ ۱۳/۲۸؛ ابو شامہ المقدسی، الذیل علی الروضتین ۳/۲۳؛ الادنہ وی، طبقات المفسرین ص ۲۰۸)

۱۴۔ ابن جوزی، نواسخ القرآن، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ص ۱۴

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۵

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ ایضاً، ص ۱۵، ۱۶

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۶

۲۰۔ البقرہ ۲: ۱۰۶

۲۱۔ نواسخ القرآن، ص ۱۷

۲۲۔ الرعد ۱۳: ۳۹

۲۳۔ نواسخ القرآن، ص ۱۷، ۱۸

۲۴۔ ابن جوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر، بیروت، دار الکتاب العربی، ۲۰۰۱ء، ۲/۵۰۰

۲۵۔ نواسخ القرآن، ص ۲۰

۲۶۔ ابن جوزی، المصفی باکف اہل الرسوخ من علم الناسخ والمنسوخ، بیروت، موسسۃ الرسالۃ ۱۹۸۴ء، ص ۱۲، ۳؛ نواسخ القرآن، ص ۲۳

۲۷۔ نواسخ القرآن، ص ۲۵، ۲۶

۲۸۔ ایضاً، ص ۲۶

۲۹۔ بنی اسرائیل ۱۷: ۲۴

۳۰۔ التوبہ ۹: ۱۱۳

۳۱۔ نواسخ القرآن، ص ۱۹۱

۳۲۔ النساء ۴: ۱۰

۳۳۔ البقرہ ۲: ۲۲۰

۳۴۔ نواسخ القرآن، ص ۱۹۱

۳۵۔ البقرۃ ۲: ۱۸۴

۳۶۔ البقرۃ ۲: ۱۸۵

۳۷۔ المصفی ص ۱۸

۳۸۔ البقرۃ ۲: ۲۱۷

۳۹۔ المصفی ص ۲۰

۴۰۔ البقرۃ ۲: ۲۴۰

۴۱۔ البقرۃ ۲: ۲۳۴

۴۲۔ زاد المسیر ۱/۲۰۹؛ نواسخ القرآن ص ۹۰، ۹۱

۴۳۔ النساء ۴: ۱۵

۴۴۔ النساء ۴: ۱۶

۴۵۔ نواسخ القرآن ص ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲

۴۶۔ النساء ۴: ۴۳

۴۷۔ زاد المسیر ۱/۴۰۸

۴۸۔ النساء ۴: ۶۳

۴۹۔ نواسخ القرآن ص ۱۳۱

۵۰۔ النساء ۴: ۸۱

۵۱۔ نواسخ القرآن ص ۱۳۳

۵۲۔ النساء ۴: ۹۰

۵۳۔ نواسخ القرآن ص ۱۳۳

۵۴۔ النساء ۴: ۹۱

۵۵۔ التوبۃ ۹: ۵

۵۶۔ نواسخ القرآن ص ۳۴

۵۷۔ المائدہ ۵: ۲

۵۸۔ التوبۃ ۹: ۵

۵۹۔ نواسخ القرآن ص ۱۴۲

۶۰۔ الانعام ۶: ۶۸

۶۱۔ نواسخ القرآن ص ۱۵۴

۶۲۔ الانفال ۸: ۷۲

۶۳۔ نواسخ القرآن ص ۱۷۱

۶۴۔ انعام ۶: ۱۰۶

۶۵۔ التوبۃ ۹: ۵

۶۶۔ نواسخ القرآن ص ۱۵۶

۶۷۔ الحجر ۱۵: ۸۵

۶۸۔ البقرۃ ۲: ۱۹۱؛ النساء ۴: ۹۱

۶۹۔ نواسخ القرآن ص ۱۸۴

۷۰۔ الحجر ۱۵: ۹۴

۷۱۔ التوبۃ ۹: ۵

۷۲۔ نواسخ القرآن ص ۱۸۵

۷۳۔ النور ۲۴: ۳

۷۴۔ النور ۲۴: ۳۲

۷۵۔ نواسخ القرآن ص ۱۹۸؛ المصفی ص ۴۵

۷۶۔ السجدۃ ۳۲: ۳۰

۷۷۔ نواسخ القرآن ص ۲۰۸

۷۸۔ الزخرف ۴۳: ۸۹

۷۹۔ نواسخ القرآن ص ۲۲۲

۸۰۔ ق ۵۰: ۴۵

۸۱۔ نواسخ القرآن ص ۲۳۰

۸۲۔ المجادلۃ ۵۸: ۱۲

۸۳۔ المجادلۃ ۵۸: ۱۳

۸۴۔ زاد المسیر ۴/ ۲۴۴

۸۵۔ الممتحنۃ ۶۰: ۱۰، ۱۱

۸۶۔ زاد المسیر ۴/ ۲۷۴

۸۷۔ المزمل ۷۳: ۲، ۳

۸۸۔ المزمل ۷۳: ۲۰

۸۹۔ نواسخ القرآن ص ۲۴۶